یتیموں کا مال

(مولوی میزان الرحمٰن صاحب متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

دنیا انقلاب وحوادث کا گہوارہ ہے۔ رات ودن نئے نئے انقلابات آتے رہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آجتک دنیا میں کتنے انقلابات آئے کوئی شمار نہیں کر سکتا ہے۔ کتنے بڑے بڑے واقعات گذر گئے۔ کیا اہل دنیا ان چیزوں کو آج ہی بھول گئے ہیں۔ کیا تاریخ کے اوراق الٹنے والوں پر گذرے ہوئے واقعات پوشیدہ اور مخفی ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ بعض بعض ایسے واقعات بھی ہیں جو کہ جاہلوں کو بھی بخوبی معلوم ہیں کیا یہ سب واقعات یوں ہی ہوئے تھے کیا ان میں ہمیں سبق لینے کی کوئی چیز نہیں۔ ضرور ضرور۔ دنیا میں کوئی چیز ایسی ہے ہی نہیں جسکو خداوند قدوس نے بے فائدہ پیدا کیا ہو۔ اور کوئی نہ کوئی حکمت سے خالی ہو۔ دنیا میں نئے نئے انقلابات کا آنا اور عجیب وغریب حوادث کا ظہور ہونا لوگوں کے لئے عبرت کی چیز تھی۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (آل عمران) یعنی تحقیق ان چیزوں میں یعنی رات ودن کی تبدیلی میں اور نئے نئے انقلابات وحوادث میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔

اے بیباک انسان کیا تم یوں ہی غفلت کی نیند میں مست رہوگے۔ کیا بیداری کا زمانہ ابھی تک نہیں آیا۔ کیا اس خواب غفلت کی کوئی حد نہیں کیا اصحاب کہف کی طرح تم بھی پڑے رہوگے۔ کیا تم کو دنیا کا فریب معلوم نہیں کیا تم نے نہیں دیکھا اور نہ کسی سے سنا کہ کتنے شہر تباہ ہوئے کتنی بستیاں دھنسا دی گئیں۔ کتنی قومیں ہلاک کی گئیں۔ کتنے تخت شاہی پلٹ دیئے گئے۔ کتنی شہنشاہی پیر اکھڑ گئی۔ کتنی عورتیں بیوہ ہو گئیں کتنے پیارے لاڈلے اور کلیجہ کے ٹکڑوں پر سے والدین کا ٹھنڈا سایہ اٹھ گیا۔ کتنے وہ لڑکے جو ایک لمحہ کیلئے فرش سے مٹی پر نہیں بٹھلائے جاتے تھے آج وہ یتیم ہیں انھیں آج بیٹھنے کیلئے مٹی بھی نہیں ملتی۔

چھوڑو ان پرانی چیزوں کو اور کہانیوں کو آؤ میں تمہیں تمہارے گھروں کی خبریں بتلاؤں اے ہندوستان کے رہنے والو! دوسروں کے قصے اور خبریں کیا سنوگے آؤ اپنے گھر کی حالت دیکھو۔ اپنی آنکھیں کھولو سر اٹھاؤ اور سامنے سے پردہ ہٹاؤ ذرا گہری نظر سے دیکھو کہ یہ جو تمہارے سامنے دہلی کا مشہور شاہجہانی لال قلعہ اور اس کے اندر کی موتی مسجد اور دیوان خاص موجود ہیں کیا یہ چیزیں یوں ہی بنی تھیں کیا اس میں رہنے والا اور آباد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ تھا اور واقعی تھا۔ تو وہ لوگ جو ان کے آباد کرنے والے تھے کہاں گئے کیا ہوئے۔ افسوس صد افسوس آج وہی قلعہ اور مسجد ویران ہے کوئی اس کا آباد کرنے والا نہیں۔ کیا یہ اہل دنیا اور بالخصوص مسلمانوں کیلئے عبرت کی چیز نہیں ہے؟ کیا تم اسی طرح مطمئن رہوگے تم پر کوئی حادثہ آنے والا نہیں۔ کیا تمام چیزیں ایسی ہی دائمی اور ابدی رہینگی کیا تمہیں ارشاد خداوندی معلوم نہیں کہ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

وجہہ (پ عنکبوت) یعنی سوائے حی القیوم کے تمام چیزیں فانی اور ہلاک ہونے والی ہیں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ (پ ۱۴ نحل) جتنی چیزیں تمہارے پاس ہیں تمام کی تمام ختم ہونے والی ہیں۔ ان باتوں کو ذہن نشین کرنے کے بعد اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر اور خدا کو حاضر وناظر سمجھکر اس بات کو سوچو اور غور کرو کہ تم لوگ جس طرح آج دوسرے کے فرزند کے مربی ہو چکے ہو۔ یتیم بچے اور بچیاں آج تمہارے سایہ میں ہیں اور تم ان کے مالوں میں بے جا تصرف کر رہے ہو۔ اور یہ اس خیال سے کہ ان یتیموں کے بلوغت سے پہلے ہی ان کے تمام مال اور اسباب اپنے قبضے میں کر لو تاکہ انھیں خبر تک بھی نہ ہو کیا ایسا خیال رکھنے والوں کو نہیں معلوم کہ جس طرح آج میرے قبضے میں دوسرے کا مال ہے۔ ایک وہ دن بھی آنے والا ہے کہ میں دنیا کو چھوڑوں گا اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں کے ٹکڑے دوسرے کے قبضہ میں ہوں گے اور ان کے مال واسباب پر دوسرے کا تصرف ہوگا۔ کیا ان یتیم وناچار بچوں کا جن کے سر سے والدین کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ جن پر بے جان کی طرح عذاب دیا جا رہا ہے ان کا کوئی نگہبان نہیں کیا ان کا کوئی محافظ نہیں۔

اے ظالمو! یتیموں پر ظلم کرنے والو کیا تمہاری جان دوسرے کے قبضہ میں نہیں کیا وہ تمہاری خبر گیری نہیں کر رہا ہے کیا تم ہمیشہ ایسے ہی رہوگے تمہاری حالتوں میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ نہیں نہیں سنو اور کان کھول کر سنو۔ حدیث رسول موجود ہے دیکھو مشکوٰۃ شریف باب الایمان فصل ثالث عن ابی الاحوص عن عوف بن مالک عن ابیہ قال قلت یارسول اللہ ارایت ابن عم لی اٰتیہ اسالہ فلا یعطینی ولا یصلنی ثم یحتاج الی فیاتینی فیسألنی۔ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ میں تنگ دست تھا تب میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس آتا تھا کہ کچھ ملے لیکن وہ نہ مجھکو کچھ دیتا تھا اور نہ میرے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ اب وہ محتاج ہوا اور میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے

حضرات کیا آپ کو اس حدیث میں عبرت کی کوئی چیز نہیں ملی۔ کیا یہ حدیث آپ کو یہ سبق نہیں دیتی کہ لوگوں کی حالت ایک طرح نہیں رہتی۔ جو شخص کہ پہلے مالدار تھا اور اپنے مال ودولت پر گھمنڈ کرتا تھا۔ وہی آج مفلس اور کنگال ہے جسکے دروازے پر لوگ بھیک مانگنے کیلئے جایا کرتے تھے وہی آج دوسرے کے در پر حاضر۔ اسی لئے تو قرآن بانگ دہل اعلان کرتا ہے کہ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ (آل عمران ع ۳) یعنی وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ جسکو چاہے تخت پر سے اتار دے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بقرہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو وہ خدا جو کہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (پ ۱۲ ہود) وہ ذات جو علی کل شی قدیر۔ کیا اس سے تم لے یتیموں کے مال میں غلط تصرف کرنے والو! ننھے ننھے بچوں پر ظلم ڈھانے والو نہیں ڈرتے۔ کیا وہ تمہارے فعلوں اور کرتوتوں کو نہیں دیکھ رہا ہے۔ ڈرو اس ذات سے جس نے ایوب علیہ السلام کی صحت اور تندرستی کو دور کر کے اٹھارہ سال تک مرض میں مبتلا کر رکھا تھا۔ ڈرو اس ہستی سے جو کہ تمام سے بے پرواہ ہے۔ خوف کھاؤ اس لایزال سے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام چیزوں کا وجود اور عدم ہے۔ اور باز آؤ اپنے فعل شنیع سے کیا تم کو نہیں معلوم کہ ایک دن تم بھی دنیا کے کاروبار ختم کر کے اونچے اونچے کوٹھے چھوڑ کر اپنی پیاری چیزوں کی